حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی منزلت رسولؐ وآل رسولؐ کی نظر میں

مولانا کوثر مجتبیٰ نقوی

جناب فاطمہ زہرا(س) کی سیرت پر بے شمار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جن میں تقریباً ہر موضوع پر سیر حاصل تبصرہ اور ہر ممکن روایات و احادیث کو نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے پھر بھی حق سیرت نگاری ادا نہیں ہوا اور حق بھی کیسے ادا ہو سکتا ہے آپ کی مدح سرائی خدا نے کی، کتاب خدا نے کی اور رسول خداؐ نے کی جنکی عظمت و منزلت رسول خداؐ کی زبان معجز بیان سے آشکار کی جائے بھلا غیر معصوم ان کی مدحت سرائی کریں یہ ناممکن ہی نہیں بلکہ محال معلوم ہوتا ہے یا اسے اس محاورہ سے تعبیر کیا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ہم خاکی بندے اگر ان کی مدح وثناء کریں تو وہ سورج کو چراغ دکھانے کے مثل ہے رسولؐ خداکی نظر میں جناب فاطمہ زہرا(س) کی کیا منزلت تھی اس کا اندازہ حضورؐ کی احادیث سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کیونکہ آپ کی بیشتر احادیث کتب وتواریخ میں وارد ہوئی ہیں منجملہ اگر ایک دو یا چند احادیث بھی ملتیں تب بھی آپ کی عظمت و منزلت ان ہی احادیث سے اظہر من الشّمس ہو جاتی کیونکہ ایک ایک حدیث اپنی جگہ مستقل باب ہے جو کائنات میں کسی کے لئے بھی نظر نہیں آتی۔یعنی رسول خداؐ کا اپنی بیٹی کو بضعة مّنّی کہنا یا ان کو اُمّ اَبیہَا کا لقب دینا،ان کے ہاتھوں کو چومنا، ان کے استقبال میں کھڑا ہونا اور ردا بچھادینا، جب سفر در پیش ہو تو سب سے آخر میں ان سے رخصت ہونا اور واپس آکر سب سے پہلے ان سے ملاقات کرنا، ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان کی دشمنی کو اپنی دشمنی قرار دینا، ان کو سیدۃ نساء العالمین اور خاتون جنت کی بشارت دینا، ان کو چار بہترین خواتین میں شمار کرنا، بلکہ ان کی رضا کو خدا کی خوشنودی اور ان کے غضب کو خدا کا غضب وناراضگی قرار دینا، اور ان کو اپنا راز دار بنانا اور میدان مباہلہ میں جھوٹوں کے مقابلہ لیکر جانا، نزول آیت تطہیرمیں شامل ہونا، قیامت کے دن انکے اہتمام کا اعلان کرنا اسی طرح آل رسولؐ کا وقتاً فوقتاً آپ کے فضائل ومناقب کا اعلان کرنا وغیرہ غرض کہ ہر حدیث اپنی جگہ جامع اور وضاحت طلب ہے مثلاً "بضعةمّنّی"، سے صرف یہی مراد

ہے کہ فاطمہ (س) میرا جزو ہیں۔ یہ خود ایک تفصیل طلب موضوع ہے۔

فاطمہ زہرا (س) کا جزو رسولؐ ہونا

رسولؐ خدا کی اس معتبر حدیث سے بعض حضرات یہ غلط فائدہ اٹھاتے ہیں کہ شاید انہوں نے محبت پدری میں اپنی بیٹی کے لئے اسطرح کے الفاظ بیان کردیئے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عرب کا دستور یہی تھا کہ جب بھی کسی کو اپنا قریبی بتانا مقصود ہوتا تو اس طرح کے الفاظ بیان کئے جاتے تھے۔ یا جب حضرت علیؑ کے ساتھ بعض لوگوں نے اپنی بیٹی کے عقد کا ارادہ ظاہر کیا وغیرہ حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس حدیث کا پس منظر کچھ اور ہے جس کے مطالعہ سے جناب فاطمہ (س) کی منزلت رسولؐ خدا کی نظر میں کتنی تھی اس کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ تمام صحابہ کرام نبیؐ کی بزم میں موجود تھے کہ نبیؐ نے دریافت کیا، عورت کے لئے سب سے بہتر کیا چیز ہے ؟ اس سوال کو سن کر سب خاموش رہے جب میں اپنے گھر واپس آیا تو میں نے فاطمہ زہرا (س) کو رسولؐ خدا کا اسطرح دریافت کرنا بتایا تو انہوں نے فوراً جواب دیا کہ آپ نے یہ کیوں نہیں فرمایا ، عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ نہ اسے کوئی غیر مرد (نامحرم) دیکھے نہ وہ کسی غیرمرد کو دیکھے جب میں نے یہ جواب نبیؐ اکرم کو تفصیل سے بتایا تو اس وقت حضور نے فرمایا بیشک فاطمہ میرا جزو ہیں ا۔

فاطمہ زہرا (س) کا امّ ابیھا ہونا

عجیب و غریب منزلت ہے جناب فاطمہؑ زہرا کی۔ کہ رسولؐ اسلام ان کو امّ ابیھا یعنی اپنے باپ کی ماں کا لقب عطافرمارہے ہیں اگر اس میں ذرہ برابر بھی دنیاوی بو پائی جاتی یا محبت پدری کا امکان ہوتا تو زیادہ سے زیادہ ان کو بیٹی نہ کہہ کر بیٹا کہہ دیتے کیونکہ آپ کے فرزند دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور بیٹے کی تمنا واشتیاق کیونکہ ہر شخص کو ہوتا ہے اور مشاہدہ بھی یہی کہتا ہے کہ جس کے یہاں بیٹا نہیں ہوتا وہ اپنی بیٹی ہی کو بیٹا کہنے لگتا ہے اور کم از کم بچپن ہی میں اسے مردانہ لباس پہنا کر اپنے قلب کے لئے سکون اور راحت کا سامان فراہم کرلیتا ہے لیکن رسول خداؐ ان تمام رسومات سے ماوراء اپنی بیٹی کو امّ ابیھا فرمارہے ہیں یہ خود اس بات کا اعلان ہے کہ یہ باپ اور بیٹی کی محبت کو آشکار نہیں کررہے ہیں بلکہ ان کی واقعی اور حتمی عظمت و منزلت کو قیامت تک کی عورتوں کے لئے اجاگر فرمارہے ہیں کہ بیٹی ہے لیکن باپ کی اس طرح خدمت کرتی ہے گویا ماں خدمت کررہی ہو۲ جناب خدیجۃالکبریٰ کی وفات کے بعد آپ بہت زیادہ رنجیدہ اور مغموم ہوگئے تھے لیکن بیٹی نے اپنی ماں کے سلسلہ کے احساس کی اسطرح تلافی کی کہ نبی اکرمؐ کے زخموں کا بھی علاج فرماتیں ،ان کی دلجوئی بھی فرماتیں اور ان کے

کھانے پینے پر بھی توجہ رکھتیں غرضکہ ہر طرح اپنے باباکے لئے راحت و سکون کے اسباب فراہم فرماتیں یہ عملِ نبیؐ صرف اسلئے تھا تاکہ دنیا ئے نسواں جناب فاطمہ (س) کو اسوۂ حسنہ بناکر اپنی زندگی کو بہترین انداز اور اسلام کے اصول وضوابط کے تحت گذار نے میں معین اور مدد گار سمجھے اور یہ حقیقت ہے کہ قیامت تک کے لئے آپ اسوۂ حسنہ ہیں جن سے کسبِ فیض کر کے ہر عورت اپنی زندگی کو اسلامی و اخروی اعتبار سے کامیاب و کامران بنا سکتی ہے۔

فاطمہ زہرا(س) کے لئے کھڑے ہونا اور ان کے ہاتھوں کو چومنا

رسول خداؐ کی نگاہ میں ایک بیٹی ہونے کے اعتبار سے ان کی اتنی قدرو منزلت ہے یا سیدۂ نساء عالمین اور تمام عورتوں کے لئے فاطمہ زہرا(س) کا اسوۂ حسنہ ہونا رسول خداؐ کو ان کے اس طرح متعارف کرانے کاذریعہ ہے وہ یہاں پر واضح ہوگیا کہ رسول خداؐ ان کے احترام میں کھڑے ہوجاتے تھے بلکہ انکے استقبال پر ان کے ہاتھوں کابوسہ لیتے تھے واضح رہے کہ یہ اس دور کی باتیں ہیں کہ جب عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے یا کم از کم حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور بیٹے کو قابل فخر سمجھتے تھے ایسے پر آشوب دور میں نبی اکرمؐ معاشرے کے بالکل بر عکس عمل انجام دے کر صرف جناب فاطمہ (س) کے احترام ہی کا پیغام نہیں دے رہے تھے بلکہ قیامت تک کے لئے ان لڑکیوں کو حیات عطافرمارہے تھے کہ جن کو ذہنی طور پر حقیر سمجھا جاچکا تھا۔ چنانچہ متعدد کتبِ احادیث میں یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ نبیؐ اکرم جناب فاطمہ (س) کی آمد پر کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے اور ان کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے۔ امام ترمذی حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب بھی وہ نبی اکرمؐ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ کھڑے ہوکر استقبال کرتے اور ہاتھوں کو چومتے نیز اپنی جگہ بٹھاتے اور جب آپ ان کے یہاں تشریف لاتے تو وہ آپ کے لئے کھڑی ہوجاتیں آپ کے دست اقدس کا بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔۳؎

جب آپ کو سفر در پیش ہوتا تو سب سے آخر میں جناب فاطمہ (س)کے پاس جاتے اور واپسی پر سب سے پہلے ان سے ملاقات فرماتے۔جناب فاطمہ (س) کی قدر ومنزلت کی بہترین مثال یہ بھی ہے جسے بیشتر محدثین نے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا جب بھی کسی غزوہ میں جاتے تو سب سے آخر میں جناب فاطمہؑ کے گھر آتے اور واپسی پر سب سے پہلے ان کے دیدار کے لئے ان ہی کے گھر جاتے ۴؎ حاکم نے اسے دوسرے طریقوں سے نقل کیا ہے کہ جب بھی نبی اکرمؐ سفر کرتے تو ان کا آخری وقت فاطمہ زہرا(س) کے گھر ہوتا اور واپسی پر سب سے پہلے ان ہی سے ملاقات فرماتے اس سلسلہ میں آپؐ کا یہی عمل

کافی ہے کہ آپ ان کو دیکھ کر فرماتے: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۵ آپ اپنی بیٹی کے دیدار کو اتنا مشتاق رہتے تھے کہ کہیں جائیں تو سب سے آخر تک ان کے پاس رہیں اور واپسی پر سب سے پہلے ان کو دیکھیں یعنی ان کے فراق اور ان سے جدائی کی مدت کم سے کم رہے۔ ہر سفر میں آپ کا یہی طرز رہتا تھا۔

ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان سے دشمنی کو اپنی دشمنی قرار دینا۔یہ حدیث کتنی گرانبہا ہے کہ آپ نے جناب فاطمہ (س) کی محبت کو اپنی محبت قرار دیکر ان کو اپنے لئے مرکز ومحور قرار دے دیا اور افضل الانبیاء والمرسلین سرتاج انبیاء آخری نبیؐ کی رضا و ناراضگی کی بنیاد فاطمہ زہرا(س) ہیں جو ان کو خوش کرے گویا اس نے نبیؐ کو خوش کردیا اور جس نے ان کو ناراض کیا گویا نبی اکرمؐ کو ناراض کردیا۔ اس مفہوم کی بیشتر احادیث فاطمۃبضعۃمنّی کے ذیل میں بھی متعدد کتب میں وارد ہوئی ہیں جن میں رسول خداؐ کی نظر میں جناب فاطمہ (س) کی قدرومنزلت بیان کی گئی ہے کہ فاطمہ کی رضا میری رضا اور ان کی ناراضگی میری ناراضگی ہے ۶ جو ان کو خوش کرے وہ مجھے خوش کرنے والا ہے یعنی ان سے محبت کرنا مجھ سے محبت کرنا ہے۔ بلکہ ان کی رضا کو خدا کی رضا و خوشنودی کا سبب اور ان کی ناراضگی کو خدا کی ناراضگی قرار دینا اب تو باپ اور بیٹی کی منزلت سے بڑھ کر خدا کی محبت ورضا اور اس کی ناراضگی وغضب کا معیار بنادیا جس سے جناب فاطمہ (س) کی عظمت کا حتمی طور پر احاطہ کرنا محال ہوگیا، مگر منزلت جناب فاطمہ (س) رسول خداؐ کی نظر میں ظاہر ہوگئی۔

فاطمہ زہرا(س) کی رضا خدا کی رضا اور ان کا غضب خدا کا غضب ہونا

نبی اکرمؐ کی اس حدیث نے منزلت جناب فاطمہ زہراؑ کو اتنا عروج عطا کردیا کہ کائنات انسانی میں کوئی بھی اُن کا مثل و نظیر نہیں ہوسکتا۔اور اسی حدیث سے ان کی عظمت ومنزلت کا خداکی نظر میں بھی عظیم اور بہت زیادہ ہونا معلوم ہوتا ہے لہٰذا وہ حضرات غورفرمائیں کہ جن کے کسی بھی عمل سے جناب فاطمہؑ کو اذیت ہوتی ہوکیونکہ فاطمہ(س)کی رضا خدا کی رضا اور اُن کا غضب خدا کے غضبناک ہونے کاسبب ہے ۷ اس حدیث نے جہاں جناب فاطمہ (س) کی منزلت کو رسول خداؐ کی نظر میں عظیم ہونا واضح کیا وہیں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ وہ خدا وندکریم کی بھی ایک برگزیدہ اور خاص کنیز تھیں اس لئے آپ کے جہاں دوسرے مشہور ومعتبر القاب ہیں ان ہی میں سے ایک لقب امۃ اللہ بھی ہے۔ قابل غور ہے نبیؐ خدا کی یہ حدیث کہ جس میں انہوں نے اپنی رضا وناراضگی سے بڑھ کر خدا کی رضا وغضب کا معیار جناب فاطمہ(س) کو قرار دیا جس نے ان کوخوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا اور جس نے ان کو ناراض کیا اس نے خدا کو ناراض کیا۔

فاطمہ زہرا(س) کا سیدۂ نساء عالمین اور خاتون جنّت ہونا

جناب فاطمہ زہرا(س) کی قدرو منزلت رسول خداکی نظر میں کس قدر بلند تھی کہ انہوں نے آپ کو سیدۂ نساء عالمین اور خاتون جنت بھی قرار دیا ایک طولانی حدیث عمران ابن حصین سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نبیؐ جب اپنی چہیتی بیٹی کی عیادت کے لئے ان کے پاس پہونچے اور مزاج پرسی فرمائی تو انھوں نے اپنے درد کا شکوہ اس کے مسلسل اضافہ کے ساتھ فرمایا بیٹی کیاتم اس پر راضی نہیں ہوکہ تم ہی سیدۂ نساء عالمین ہو؟ پس جناب فاطمہ(س) نے معلوم کیا کہ بابا جناب مریم کیا ہیں ؟ فرمایا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں تم عالمین کی عورتوں کی سردار ہو۸ اسی طرح جب آپ کاآخری وقت تھا اور جناب فاطمہ(س) آپ کے قریب پہونچیں تو آپ نے ان سے کچھ راز کی بات کہی جس پر انہوں نے گریہ فرمایا تب آپ نے فرمایا کہ بیٹی تم خاتون جنت ہو۹ یعنی جنت کی عورتوں کی سردار ہو اسے دیگر روایات میں مختلف طریقوں سے بھی دیگر محدثین نے نقل کیا ہے منجملہ ترمذی کی تفصیلی روایت جو حذیفہ کی رسول خداؐ سے ملاقات پر مبنی ہے اور ایک فرشتے کے واپس جانے کے بعد نبیؐ نے ان سے معلوم کیا کہ حذیفہ کیا تم نےان کو پہچانا ؟ کہا نہیں تب آپ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ اس فرشتے نے مجھے بشارت دی کہ حسنؑ وحسینؑ جوانان جنت کے سردار اور فاطمہ زہرا(س) جنتی عورتوں کی سردار ہیں ۱۰ ظاہر ہے کہ رسول خداؐ کی نظر میں اس خاتون ہی کی قدر ومنزلت ہوگی کہ جو سیدۂ نساء عالمین بھی ہو اور خاتون جنت بھی۔

فاطمہ زہرا(س) کا خدا کی چار منتخب وافضل خواتین میں ہونا

رسول خداؐ کی نظر میں جناب فاطمہ(س) کی یہ منزلت تھی کہ بیشمار احادیث اور حددرجہ آپ کا حسن سلوک ان کے ساتھ تھا چنانچہ معتبر روایات میں ملتا ہے کہ آپ نے فرمایا خدا نے عالمین کی عورتوں میں سے چار کا انتخاب فرمایا: آسیہ بنت مزاحم۔مریم بنت عمران۔خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت رسولؐ ۱۱۔ اس حدیث کو متعدد طریقوں سے بعض الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیاگیاہے مثلاً رسول خداؐ نے فرمایا: مردوں میں تو بیشتر لوگ کامل واکمل ہیں لیکن عورتوں میں صرف مریم بنت عمران۔آسیہ زوجۂ فرعون۔خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ ہیں جو کامل ترین عورتیں ہیں ۱۲ تمہارے لئے مریم بنت عمران۔آسیہ زوجۂ فرعون، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ ہی کافی ہیں ۱۳ یعنی صنف نسواں کے لئے صرف یہی مستورات کافی ہیں اور جناب فاطمہؑ تو یوں بھی قیامت تک کہ لئے اسوۂ حسنہ ہیں فاطمہ

زہرا(س) رسول خداؐ کی رازدار تھیں۔ یوں تو بہت سے اسرار اور بہت سے راز ہیں جن کی امین جناب فاطمہ (س) تھیں لیکن ایک ایسا راز جس پر ازواج رسولؐ کو بڑا ہی احساس ہوا اسکا اشارہ وہ بھی اختصار سے کرکے اپنے مضمون کو مرتبط کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول خداؐ نے اپنے آخری لمحات حیات میں جناب فاطمہ (س) کو اپنے پاس بلایا تمام ازواج وہاں موجود تھیں لیکن آپ نے ان کے کان میں آہستہ سے کوئی بات کہی جسے سن کر وہ رونے لگیں تو پھر آپ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور ان کے کان میں آہستہ سے کوئی راز کی بات کہی تو روتی ہوئی فاطمہ زہرا (س) ہنسنے لگیں، عائشہ نے پوچھا: اے بنت رسولؐ آخر آپ سے انہوں نے کیا فرمایا ؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے اپنے بابا کو دیکھا کہ انہوں نے مجھے رازدارانہ طور سے کچھ فرمایا ہے تو میرا خیال ہے کہ میں اسے راز ہی رہنے دوں اور جب تک آپ حیات ہیں کسی کو نہ بتاؤں۔ حضرت عائشہ کو یہ بات بڑی نا گوار گذری کہ ان کے علاوہ کوئی دوسرا رازدار رسول خداؐ کیوں بنا۔ بالآخر آپ نے بعد وفات رسول خدا اس راز کو سب کے سامنے بیان کیا۔۔۔الخ۔۱۴۔مزید بر آں، آپ کو میدان مباہلہ میں جھوٹوں پر لعنت کرنے اور صدیق وصدیقہ کے اثبات کے لئے اپنے ساتھ رکھنا ادھر چادر تطہیر کا مصداق قرار دینا اور محشر میں ان کے مخصوص انداز میں آنے کے بارے میں احادیث بیان کرنا خود ان کی عظمت ومنزلت کا اعلان کرنا ہے۔

فاطمہ زہرا(س) کا روز قیامت آنا اور صراط سے گذرنا

نبیؐ اکرم نے فرمایا کہ انبیاء روز قیامت چوپایوں پر سوار ہوکر آئیں گے تاکہ اپنی قوم کے مومنین سے محشر میں وفا کر سکیں اور صالح اپنے ناقے پر سوار ہوں گے اور میں اپنے براق پر سوار ہوں گا جس کا قدم نگاہ کی آخری حد ہوگا اور فاطمہ میرے سامنے ہوں گی ۱۵اس طرح سے متعدد روایات نقل ہوئی ہیں جن میں جناب فاطمہ (س) کا بڑی عزت وشان سے محشر میں آنا بتایا گیا ہے اور صراط سے گذرنے کے لئے بھی بیشتر روایات ہیں جن میں آپ کا گذر بڑے احترام سے بتایا گیا ہے جیسے حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ میں نے نبیؐ اکرم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی پس پردہ سے ندادے گا اے حاضرین، اپنی آنکھیں بند کرلو کہ فاطمہ (س)بنت محمدؐ گذر جائیں۔ بالفاظ دیگر یہ بھی ہے کہ ندا آئے گی کہ وہ گذر رہی ہیں اور ان پر دو سبز چادریں ہوں گی ۱۶۔ آپ کی بیشمار احادیث اور بہترین سلوک خود اس بات پر شاہد ہے کہ آپ کی نظر میں جناب فاطمہ (س) کی کیا قدرو منزلت تھی اور تاریخ شاہد ہے کہ آل رسول کا عمل ان کی رفتار، ان کی گفتار، عمل ورفتار وگفتار رسولؐ کے عین مطابق تھا لہٰذا جو منزلت جناب فاطمہ (س) کی رسولؐ کی نظر میں تھی وہی آل رسولؐ کی نظر میں بھی

تھی۔ دامن مضمون میں گنجائش نہ ہونے کے باعث اختصار سے چند اشارے نذر ناظرین کررہے ہیں۔ رضا وغضب فاطمہ (س) رضا وغضب ِ خدا ہے اس روایت کو معتبر راویوں نے جعفرؑ ابن محمدؑ ،انہوں نے اپنے والد محمدؑ ابن علیؑ سے،انہوں نے اپنے والد علیؑ ابن الحسینؑ سے انہوں نے حسنؑ ابن علیؑ سے، انہوں نے اپنے بابا علیؑ ابن ابی طالب سے، انہوں نے رسول خداؐ سے بیان فرمایا ہے اسی طرح فاطمہ(س) کے اکرام کی حدیث معتبرراویوں نے علیؑ ابن موسیٰؑ الرضا سے،انہوں نے اپنے والد موسیٰؑ ابن جعفرؑ سے، انہوں نے اپنے والد جعفرؑ ابن محمدؑ سے، انہوں نے اپنے والد محمدؑ ابن علیؑ سے، انہوں نے اپنے والد علیؑ ابن الحسینؑ سے، انہوں نے اپنے والد حسینؑ ابن علیؑ سے، انہوں نے اپنے والد علیؑ ابن ابی طالب سے اور انہوں نے رسول خداؐ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: بروز قیامت جناب فاطمہ (س) اس حال میں محشور ہونگی کہ وہ آب حیات سے غسل کئے ہونگی اور ان پر کرامت کی خلعت ہوگی۔معتبر راویوں نے علیؑ ابن الحسینؑ سے انہوں نے اپنے والد حسینؑ ابن علیؑ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت علیؑ سے نقل کیا کہ رسول خداؐ نے پوچھا: اے فاطمہ (س) تم جانتی ہو تمہارا نام فاطمہؑ کیوں رکھاگیا ؟ حضرت فاطمہؑ نے پوچھا: آپ بتایئے کہ یہ نام کیوں رکھا گیا؟ آپ نے فرمایا: کیوں کہ خدا نے ان کو اور ان کی ذریت کو جہنم کی آگ سے دور رکھا ہے۔ ان کے علاوہ آل رسولؐ کی بیشتر احادیث ہیں جو اپنی جدۂ ماجدہ جناب فاطمہ (س) کی عظمت ومنزلت کو ظاہر کرتی ہیں کیونکہ ہر امام نے آپ کی اعلی منزلت کو آشکار فرمایا اور ان کے فضائل کے ساتھ بیشتر احادیث ِرسولؐ کو بھی نقل فرمایا ہے جس سے جناب فاطمہ (س) کی منزلت رسولؐ اور آل رسولؐ کی نظر میں بہت اعلی وارفع ثابت ہوتی ہے۔

خداوندکریم صنف نسواں کو توفیق عطافرماکہ وہ بنتِ رسولؐ کو اپنا نمونہ عمل قرار دیں تاکہ دنیوی و اخروی زندگی میں کامیابی حاصل ہوسکے۔

حوالہ جات:

۱۔ مودۃ القربیٰ للہمدانی، ص ۱۰۳۔ مسند البزر، ج۲، ص۱۵۹ و ۱۶۰۔حلیۃ الاولیاء، ج۲،ص۵۰ و۵۱ ۔ مجمع جوامع للسیوطی، ج۱۳ص ۸۵۔البزار للعسقلانی،ج۲،ص ۴۴۔ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ وغیرہ

۲۔ فاطمہؑ،فاطمہؑ است ڈاکٹر علی شریعتی۔اسد الغابہ لابن اثیر، ج۵، ص۵۲۰۔ الاستیعاب لابن عبدالبر، ج۲،ص۵۲ ۷۔

۳۔ سنن ترمذی، ص۸۷۴۔ سنن ابی داؤد، ج ۳۳، ص ۵۸ ۴۔نسائی، ج ۷ ،ص۳۹۳۔

ادب المفرد ج۲، ص۵۱۹، المستدرک للحاکم، ج ۳، ص ۱۵۲۔

۴۔ مستدرک الصحیحین ، ج۱ ،ص ۴۸۹۔

۵۔ مستدرک الصحیحین، ج۳، ص ۱۵۶ ۔

۶۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ج۲ ،ص ۴۰۔ احمد ابن حنبل، ج،۴ص ۳۲۸۔

۷۔ کنزالعمال، ج۶، ص۲۱۹، ذخائر القبی، ص۳۹۔ میزان الاعتدال للذہبی، ج۲،ص ۷۲ مستدرک، ج۴، ص۳۲۸ ۔

۸۔ حلیۃالاولیاء لابی نعیم ج۲، ص ۴۲۔ذخائر العقبی، ص۴۳۔

۹۔ کنزالعمال، ج۷ ،ص ۳۰۶۔ مستدرک الصحیحین، ج ۳، ص۱۵۳ ۔

۱۰۔ صحیح ترمذی، ج۲،ص ۳۰۶۔ مسند احمد ابن حنبل، ج ۵،ص ۳۹۱۔ اسدالغابہ، ج ۵، ص۵۷۴۔ کنزالعمال، ج ۶، ص۲۱۷ ۔حلیۃ الاولیاء لابی نعیم۔ج ۴، ص ۱۹۰ ۔

۱۱۔ تفسیر درمنثور سیوطی۔اس آیت کے ذیل میں ''وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ۔۔۔الخ''

۱۲۔ تفسیر ابن جریر طبری، ج/ ۳ ،ص ۱۸۰۔زمخشری ،کشاف میں اس آیت کے ذیل میں (ومریم ابنت عِمْرَانَ الّتی اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا) عسقلانی نے فتح الباری ،ج۷ ،ص۲۵۸۔

۱۳۔ تفسیر ابن جریر طبری، ج۳،ص۱۸۰۔ مستدرک الصحیحین، ج۲،ص ۴۹۷۔ ذخائر العقبی، ص۴۴۔

۱۴۔ کنزالعمال، ج۷، ص۱۱۱

۱۵۔ مستدرک الصحیحین، ج۳، ص ۱۵۳و۱۶۱۔ مستدرک الصحیحین، ج۳، ص۱۵۲ ۔اسد الغابہ،ج۵، ص۵۲۳۔ مجمع، ج ۹، ص۲۱۲۔

۱۶ ۔ ذخائر العقبی، ص۲۶۔ کنزالعمال، ج۶، ص۲۱۹۔